سُوۡرَةُ النِّسَاء کی تفسیر Lesson 3: An-Nisa (Ayaat 15-23): Day 10

آیت 23 کی تفسیر دیکھتے ہیں؛

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآٮِٕكُمۡ وَرَبَآٮِٕبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآٮِٕكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ وَحَلَاۤٮِٕلُ اَبۡنَآٮِٕكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡۙ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۙ‏ ﴿۲۳﴾

تم پر حرام کی گئیں تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں اور تمھاری بہنیں اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے (یعنی انّا) اور تمھاری وہ بہنیں جو دودھ پینے کی وجہ سے ہیں اور تمھاری بیبیوں کی مائیں اور تمھاری بیٹیوں کی بیٹیاں جو کہ تمھاری پرورش میں رہتی ہیں ان بیبیوں سے کہ جن کے ساتھ تم نے صحبت کی ہو اور اگر تم نے ان بیبیوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں اور تمھارے ان بیٹوں کی بیبیاں جو کہ تمھاری نسل سے ہوں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو (رضاعی ہوں یا نسبی) ایک ساتھ رکھو لیکن جو پہلے ہو چکا. بیشک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑے رحمت والے ہیں۔ (۲۳)

اگر ہم اگلی آیت کے تین الفاظ بھی لے لیں تو یہ موضوع مکمل ہو جاتا ہے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ۔۔ اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں۔۔۔

یہاں سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے ایک اور حکم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے مختلف رشتے رکھے ہیں۔ اور ان رشتوں کی حدود و قیود بھی رکھیں۔ ہر رشتے کا اَدب اور احترام ہے۔ اس آیت میں ہم نے محرم رشتوں کی تفصیل دیکھی۔

یہ احکام مرد کے لئے بیان ہوئے ہیں لیکن سمجھ لیں کہ یہ مرد سے عورت کی طرف اور عورت سے مرد کی طرف رشتوں کی حرمت ہے۔

حُرِّمَتْ اس کے معنی ہیں حرام کر دی گئیں۔ اور ان تمام رشتوں کو محرمات کہتے ہیں۔

انسان کے قریبی رشتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ کچھ شادی سے پہلے کے ہوتے ہیں اور کچھ رشتے شادی کے بعد بنتے ہیں۔ اب اگر ان تمام رشتوں کے ساتھ نکاح جائز ہوتا تو خرابی گھر سے ہی شروع ہو جاتی اور کوئی جگہ محفوظ نہ رہتی۔

اسلام لوگوں کو مثبت سوچ دیتا ہے اور کارآمد بناتا ہے۔ زندگی صرف یہ نہیں کہ محبت کرو، شادی کرو، تعلقات بناؤ، یہ زندگی کا ایک پہلو ہو سکتے ہیں لیکن زندگی میں اور کئی اہم کام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک اعلیٰ مقصد دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔ خاص طور اُمّتِ مسلمہ کو امامت کا فریضہ دیا گیا۔ انہوں نے تو لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ بننا تھا۔

اب جس انسان نے گھر کے اندر اور باہر بہت سارے فرائض ادا کرنے ہوں۔ وہ ہر وقت رومانس اور جنسی تعلّق کا نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے ایک تو وہ اپنے نفس پر قابو پائے دوسرا اُس کے قریبی رشتے اُس کے لئے حرام قرار دیئے گئے تاکہ زندگی کے دوسرے مقاصد کی طرف توجہ دے۔

اسلام نے انسانیت پر احسان کیا کہ رشتوں کی حدود اور قیود مقرر کر دیں۔ ایک لمحے کی لئے بھی سوچیں تو انسان کانپ اُٹھتا ہے کہ اگر یہ رشتے حرام نہ ہوتے تو گھروں کے کیا حالات ہوتے؟

اسلام پسند نہیں کرتا کہ مرد اور عورت کا آزادنہ اختلاط ہو۔ تاکہ پاکیزہ ماحول میں زندگی کے اہم معاملات کی طرف توجہ دی جائے۔ جہاں بھی مرد اور عورت مل جل کر کام کرتے ہیں تو ظاہری چیزوں کی طرف دھیان زیادہ ہو جاتا ہے۔

ایک شخص کو بھوک لگی ہو تو وہ برداشت کرتا ہے لیکن جو نہی کھانا سامنے آئے گا تو صبر کرنا مشکل ہو جائے گا۔ بلکل اسی طرح جب جسم کو بھوک لگتی ہے اسی طرح جذبات کی بھی بھوک ہوتی ہے۔ تو اُس کو کنٹرول کرنا تبھی آسان ہوتا ہے جب ہر طرف دعوتِ نظارہ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے رشتے حرام کر دیئے تاکہ گھروں میں اطمینان اور سکون رہے۔

ہمیں یہ تعلیم عام کرنے کی ضرورت ہے ہے تاکہ ہماری نسل ان رشتوں کی حرمت کو سمجھے۔

" حرام کی گئیں" یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ نبی کریمؐ یا کسی امام کا فتویٰ نہیں ہے۔ یہاں اس سے مراد مسلمان کے لئے حکم ہے۔

تمہاری مائیں یعنی جمع کا صیغہ استعمال ہو رہا ہے۔ سگی ماں۔ سوتیلی ماں اور رضاعی ماں۔ سب حرام ہیں۔ اور اس لفظ أُمَّهَٰتُكُمْ ماں میں نانی، دادی اور اُن کی مائیں اور اُن کی مائیں، سب آجائینگی۔

وَبَنَٰتُكُمْ اپنی بیٹی، سگی اور سوتیلی بیٹی، زناوالی بیٹی (یعنی جس کے ساتھ زنا کیا اُس کی بھی بیٹی حرام ہے)زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کو وراثت سے حصّہ نہیں ملتا۔ اس بات میں تھوڑا اختلاف ہے

کچھ مفسرین کہتے ہیں کیونکہ اللہ کے نبی ؐ کی واضع حدیث ہے کہ زانی کے لئے تو کوڑے ہیں اور اولاد اُس کی جس کے بستر پر پیدا ہوئی۔یعنی ایسے بچے کی نسبت ماں سے ہو گی۔

اس لئے کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ جس کے ساتھ زنا کیا اُس کی اولاد / بیٹی محرمات میں شامل نہیں۔

اولاد تو بیٹی ہی ہے۔

وَاَخَوٰتُكُمْ : ساری بہنیں۔ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے یا رضاعت کی بہنیں۔سب بہنیں حرام ہیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں اس سے منہ بولی بہنیں یا منہ بولے بھائی مُراد نہیں ہیں۔نہ منہ بولے بیٹے یا منہ بولی بیٹیاں۔

تمام رشتوں کے لئے یہ الفاظ یاد رکھیں۔سگے، سوتیلے اور رضاعی۔تینوں طرح سے حرمت ہو گی۔

پھوپھی: سگی، سوتیلی اور رضاعت کی طرف سے بھی۔یعنی جس عورت کا دودھ پیا اُس کی نند بھی پھوپھی ہے اور حرام ہے۔

خالہ۔سگی، سوتیلی اور رضاعت کی طرف سے بھی۔یعنی جس عورت کا دودھ پیا اُس کی بہن بھی؟ خالہ ہے اور حرام ہے۔

وَبَنٰتُ الْاَخِ : بھائی کی بیٹی، سگے، سوتیلے (ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے) اور رضاعی بھائی کی بیٹی حرام ہے۔ بھتیجی کی بیٹی اور اُس کی بیٹی بھی حرام ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں۔ماں کا محرم بیٹی کا بھی محرم ہوتا ہے۔

وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ : بہن کی بیٹی، سگی، سوتیلی (ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے) اور رضاعی بہن کی بیٹی حرام ہے۔بھانجی کی بیٹی اور اُس کی بیٹی بھی حرام ہیں۔

پوری آیت میں سات نسب کے رشتے ہیں۔ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، بھتیجی اور بھانجی سب حرام ہیں۔ آگے رضاعت کے رشتے ہیں۔

کسی بچے نے اگر اپنی عمر کے دو سال کے اندر کسی عورت کا دودھ پی لیا تو وہ رضاعی ماں ہو گی۔

سورۃ البقرہ میں دودھ پلانے کا ذِکر ہوا تو وہاں آیا۔حولین کاملیں۔یعنی دو سال۔تو مدت رضاعت دو سال ہے۔اگر دو سالوں کے اندر کسی بھی عورت کا دودھ پی لے تو وہ رضاعی ماں ہے۔کتنا دودھ پی لے؟ پیٹ بھر کر پی لے یا ایک اور لفظ ہے پانچ گھونٹ دودھ پی لے تو رضاعت قائم ہو گئی۔یعنی انتڑیاں بھر جائیں۔چاہے ڈائرکٹ دودھ پیا ہو یا نکال کر فیڈر یا بوتل سے پلایا گیا ہو۔

عربوں میں یہ عام کلچر تھا کہ بچوں کو دیہاتی علاقوں میں بھیج دیتے تھے اور وہاں کی عورت دودھ پلاتی تھی۔اس طرح وہ عورت رضاعی ماں بن جائے گی اور اُس سے سارے منسلک رشتے جو سگی ماں کی وجہ سے حرام ہیں وہ رضاعی ماں کی وجہ سے بھی حرام ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے، ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔بخاری:5099

بالکل سگی ماں والا حساب ہو جاتا ہے۔اُس سے پہلے والے اور بعد والے سب بہن بھائی ہیں۔

"رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہین جو نسب سے ہوتے ہیں-" (صحیح مسلم ، " يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلاَدَةِ "، حديث:1444)

صرف یہی بچہ محرم ہو گا۔ اس کے بہن بھائی اُس رضاعی ماں یا اُن بہن بھائیوں کے محرم نہیں ہو نگے۔

حضرت عائشہؓ کی اپنی اولاد نہیں تھی۔ کچھ بچوں کو قریب کرنے کے لئے وہ ایسے بچے کو اپنی بہن کا دودھ پلوا دیتی تھیں اور اُس کی رضاعی خالہ بن جاتی تھیں۔

جہاں بہت قریبی خاندان والے ہوں تو آپس میں ایک دوسرے کے بچوں کو دودھ پلا دیں۔ تا کہ گھروں میں محرم رشتوں کی حدود قائم رہیں۔

نیک عورتوں کا دودھ پلوائیں۔ اور ماں کی خوبیاں بچوں میں آ ئینگی انشاء اللہ۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار مکہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں 40 بھیڑیں تحفے میں دیں۔

غزوہ حنین کے دوران ایک بوڑھی خاتون، جن کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی، قیدیوں کے درمیان سے نمودار ہوئیں اور دعویٰ کیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہن تھیں۔ انہیں نہایت عزت اور احترام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جایا گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا، ’’اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں شیما ہوں، آپ کی رضائی بہن۔ ابو قبشا اور حلیمہ سعدیہ بنتِ زوہیب کی بیٹی۔‘‘ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور فرمایا کہ میرے قریب بیٹھ جائیں۔ وہ بولیں کہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کندھے پر کاٹ لیا تھا، جس کا نشان ابھی تک میرے جسم پر موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نشان کو پہچان لیا اور ان پرانے دنوں کو یاد کر کے ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت شیمار ضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے قبیلے میں واپس جانے کی اجازت مانگی۔ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک لونڈی، چند اونٹ اور بکریاں بطور تحفہ دیں اور وہ بخوشی اپنے قبیلے کی طرف لوٹ گئیں۔

غزوہ حنین کے دوران، 6000 جنگی قیدی رہا کر دیئے گئے، محض اس لئے کہ ان میں سے کئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دودھ کا رشتہ رکھتے تھے۔

وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ۔۔۔

جو رشتے سگے والدین کی وجہ سے محرم ہیں وہی رشتے رضاعت کی وجہ سے بھی محرم ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دوبارہ نہیں دہرایا صرف حکم دے دیا کہ وہ سب رشتے حرام ہیں۔

رضاعت کے رشتے ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، بھتیجی اور بھانجی سب حرام ہیں۔

آگے ہی سُسرالی رشتے: نسب سے حرمت۔ رضاعت سے حرمت اور صہر سے حرمت (سُسرال خاندان والی، دودھ پینے اور رشتے داری کی وجہ سے حرمت۔

وَ اُمَّهٰتُ نِسَآٮِٕكُمۡ : یعنی بیوی کی ماں حرام ہے اور اُسکی نانی دادی اور اُن کی مائیں بھی۔ سوتیلی، سگی اور رضاعی مائیں۔ (یہ آیات پڑھ کر یہی خیال آتا ہے کہ بے شک یہ احکام اللہ ہی دے سکتا ہے)

بیوی کی ماں یعنی ساس۔ جس مرد اور عورت کا نکاح ہو جائے لیکن ابھی جسمانی تعلق قائم نہیں ہوا تو پھر ساس حرام نہیں ہے۔یعنی اگر رُخصتی سے پہلے لڑکی کو طلاق ہو گئی یا بیوہ ہو گئی۔

وَرَبَآئِبُكُمُ : دودھ پیتی بچی۔ جن کی تربیت کرتے ہو۔ جس کی پرورش کی جائے۔بیوی کی بیٹی۔ سوتیلی بیٹی۔ نواسیاں۔ کونسی؟ وہ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ: جن کی ماؤں سے تم صحبت کر چکے ہو۔یعنی جس خاتون سے جسمانی تعلق قائم ہو چکا ہے اُن کی بیٹی حرام ہے۔

ماں اور بیٹی کے ایک ہی مرد کے سامنے پردے نہ کھلیں۔

اور اگر تم نے ان بیبیوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں (یعنی جسمانی تعلق قائم نہیں ہوا تو اُنکی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔)

اور تمھارے ان بیٹوں کی بیبیاں جو کہ تمھاری نسل سے ہوں (یعنی منہ بولے بیٹے یا متبنّیٰ سے نکاح جائز ہے)۔نواسے اور پوتے کی بیوی سے بھی نکاح جائز نہیں۔

ابھی ہم نے جو محرمات کی تفصیل پڑھی یہ تھیں محرماتِ ابدیہ۔یعنی ہمیشہ کے لئے حرام رشتے۔

کچھ رشتے ایسے ہیں جو محدود حالات میں حرام ہیں۔ جیسے ایک ہی وقت میں دو بہنوں سے شادی کرنا حرام ہے۔ یہ وقتی محرمات ہیں۔

وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ۔ اور یہ کہ تم دو بہنوں کو (رضاعی ہوں یا نسبی) ایک ساتھ رکھو۔

یعنی ایک بہن سے طلاق یا بیوگی کے بعد دوسری بہن سے نکاح ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالی نہیں چاہتا کہ دو بہنیں سوکنیں بن جائیں۔ دوسری بات یہ کہ جب تک ایک بہن نکاح میں ہے مرد اُس کی بہن کو اس نظر سے نہ دیکھے کیونکہ وہ حرام ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی کا فرمان ہے: اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو۔ النساء (23)۔

اوراسی طرح بیوی اوراس کی پھوپھو یاپھر بیوی اوراس کی خالہ کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تم عورت اوراس کی پھوپھو کے مابین جمع نہ کرو اور نہ ہی عورت اوراس کی خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرو متفق علیہ۔

اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا:

اگر تم نے ایسا کیا تو تم قطع رحمی کروگے۔

کیونکہ سوکنوں کے مابین غیرت اور رقابت پائی جاتی ہے، توجب ایک دوسری کی قریبی رشتہ دار ہوگی توان دونوں کے مابین قطع رحمی پیدا ہوجائے گی، لیکن جب خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے اوراس کی طلاق ختم ہوجائے توپھر اس کے لیے سالی اور بیوی کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح کرنا حلال ہوگا کیونکہ اس وقت کوئی ممانعت نہیں رہی۔

بیوی کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح جائز نہیں جب تک وہ بیوی نکاح میں ہو۔

یہاں پردے کی بات نہیں نکاح کی بات ہو رہی ہے۔ پردے کی تفصیل ہم سورۃ نور میں پڑھیں گے۔

ہمیں سالی آدھی گھر والی کہہ کر حیا کے تقاضے پامال نہیں کرنے چاہئیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر جائزہ لیں ہم اللہ کی کونسی حدود کو توڑ رہے ہیں۔

ہر انسان اپنا محاسبہ کرے۔ یہ سوچ کر اللہ کی حدود نہ توڑیں کہ اس سے کونسا میری شادی ہونی ہے۔ یہ بُری تاویل ہے۔ اب پتا چل گیا لیکن جو کچھ پہلے ہو چکا ہے؟

اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۲۳﴾ لیکن جو پہلے ہو چکا. بیشک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑے رحمت والے ہیں۔

پہلی غلطیاں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔

جب یہ احکام آ گئے تو مسلمانوں کے لئے یہ شرعی حکم تھا اور اس سے حکم عدولی پر سخت سزا دی گئی۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے ایک بندے کو بھیجا کہ فلاں شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔ اُس کے قتل کا حکم دیا۔ حکم کے بعد بھی بات نہ ماننا فسق ہے۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب اسلام قبول کیا تو دو بہنیں میرے نکاح میں تھیں اللہ کے نبیؐ نے حکم دیا ایک کو چھوڑ دو۔

توبہ کریں اور آگے سے ارادہ کریں کہ انشاء اللہ پھر نہیں کرینگے۔

بظاہر لگتا ہے لسٹ مکمل ہوگئی لیکن اگلی آیت میں حکم آتا ہے کہ اُس عورت سے نکاح حرام ہے جو پہلے سے کسی کے نکاح میں ہے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ۔ اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں۔۔۔

شادی شدہ عورت کے بارے میں سوچنا، اُس سے تعلقات بڑھانا۔ یہ سب گناہ ہے۔

شادی شدہ عورت کو غلط نیت سے تحفے دینا، اشارے کرنا، یہ سب ناجائز کام ہیں۔

اب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ پتا بھی چل گیا ساتھ توبہ بھی کرتے رہیں اور غلط کام بھی کرتے رہیں۔ پھر اللہ کے مجرم بنیں گے۔

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھروں کا ماحول پاکیزہ رہے۔ ماں، بہن، بیٹی کا احترام ہمیں فطرت سے ملتا ہے۔

اللہ کے احکام کا عقل سے جواب نہ ڈھونڈیں۔ کیونکہ عقل انسان کو بہکا سکتی ہے کہ بہن سے نکاح کر لو بہن یا بیٹی گھر ہی رہے گی۔ نہیں۔ اللہ کے حکم کے آگے کوئی دلیل یا جواب نہیں چلے گا۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے محرمات سے تعلق قائم کیا جائے گا۔

اب آپ خود سوچیں کہ جب ماں بہن یا بیٹی ستر اور لباس کے تقاضے پورے نہیں کریں گی تو گھر کے محرم مرد شیطان کے بہکاوے میں آسکتے ہیں۔

نکاح خالص عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضروریات کا خیال رکھا۔ اسلام ہمیں دنیا اور آخرت دونوں بہترین بنانے کے طریقے سکھاتا ہے۔

عیسائیت میں ایک انتہا نظر آتی ہے۔ یا تو لوگ مادر پدر آزاد ہیں۔ جس سے مرضی تعلق قائم کر لیا یا پھر نکاح کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔

مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں ہمارے پاس سات رشتے حرمت کے ہیں۔

چاہے وہ سگے ہیں، سوتیلے ہیں یا رضاعت کے۔ کچھ رشتے وقتی طور پر حرام ہیں۔

کچھ رشتے حرام ہیں۔ باپ کی بیوی سے نکاح حرام ہے۔ عدّت والی عورت سے نکاح حرام ہے۔

چار بیویوں کے ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح حرام ہے۔

وہ مرد یا عورت جنہوں نے آپس میں لعان کیا ہو۔ ایکدوسرے پر لعنت بھیجی ہو، کوئی الزام لگایا ہو۔

ایسی چار شہادتیں جو قسم سے مؤکد ہوں، شوہر نے اپنی شہادت کے ساتھ اپنے اوپر لعنت بھیجی ہو اور عورت نے اپنے اوپر غضب الٰہی کی دعاء کی ہو۔

جب مرد نے تین طلاقیں دے دی ہوں تو وہ عورت بھی اُس پر حرام ہے جب تک شرعی حلالہ نہ ہو جائے۔ یعنی کہیں اور شادی ہو اور پھر خود ہی طلاق یا بیوگی ہو جائے۔ منصوبہ بندی والا حلالہ نہیں۔

خلع کے بعد بھی دوبارہ شادی مشروط ہے۔

اللہ کے نبیؐ کے زمانے میں کسی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا جس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

آج اگر کوئی ایسا کرے تو محرمہ سے نکاح کی سزا کیا ہو گی؟

حکومت یا پولیس کی مدد سے اُن میں جدائی کروائی جائے گی۔ مسند احمد کی روایت ہے کہ ایسے جوڑے کو موت اور ضبطِ جائیداد کی سزا دی جائے۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا اِن کے لئے موت کی سزا ہے۔ ان کو قتل کر دو۔

اگر کسی نے عورت کے پرائیویٹ پارٹ کو شہوت سے دیکھا تو اُس کی بیٹی اُس پر حرام ہو گئی۔

سوال جواب: کسی لڑکے لڑکی نے زنا کر لیا، کیا اُن کا نکاح کر دیا جائے؟

جی جائز ہے۔ آج کے حالات میں یہی مناسب ہے کہ جلد نکاح کر دیا جائے اور توبہ استغفار کیا جائے۔